بسم اللہ الرحمن الرحیم

راہِ نجات

تمام بھیانک بیماریاں اور مصیبتوں سے محفوظ رہنے کے لئے چند مسنون دعائیں، اعمال اور ہدایات

(دل لگا کر پڑھیں، سمجھیں اور پھر یقین کے ساتھ عمل کریں)

مرتب: مجتبی مولانا احمد لولات خادم مدرسہ ہدایۃ الاسلام عالی پور، گجرات (موبائل نمبر: ۹۶۸۷۵۴۸۱۲۶)

دنیا دارالامتحان ہے، اللہ تعالی اچھے برے دونوں طرح کے حالات نازل فرما کر دیکھتے ہیں کہ میرے بندے اچھے حالات میں میرا کس قدر شکر یہ ادا کرتے ہیں اور دی ہوئی نعمتوں کو کہاں اور کیسے استعمال کر رہے ہیں؟ جبکہ برے اور نا گوار حالات میں چاہے وہ ظلم وستم کی صورت میں ہو یا مرض وغربت کی شکل میں ہو یہ دیکھتے ہیں کہ میرے بندے آئے ہوئے ان حالات کے اسباب پر غور کرتے ہیں یا نہیں؟ اور ان مصیبتوں کو دور کرنے کے جو طریقے میں نے اپنی کتاب اور اپنے محبوب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ انہیں بتائے ہیں اس پر عمل کرتے ہوئے تکالیف و پریشانیاں دور کرنے کی فکر بھی ہے یا نہیں؟ ساتھ ہی ان دونوں صورتوں میں (یعنی اچھے اور برے دونوں حالات میں) میرے ساتھ تعلق بڑھانے اور میری جانب متوجہ ہونے میں کوئی کمی تو نہیں ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ آخرت سے غفلت اور میرے احکام وفرامین سے بے رخی اور بڑھتی جارہی ہے؟ حالانکہ نا گوار حالات میں تو اس طرح کے امور کو سوچنے کے لئے خصوصی ادراک وفہم بھی دیا جاتا ہے تا کہ وہ سچائی اور صحیح بات سے واقف ہو سکیں

میرے تمام بھائیو اور بہنو! اس وقت کے موجودہ حالات میں اللہ تعالی جو علیم بذات الصدور (دلوں تک کی باتوں کو جاننے والے) اور خبیر بما یعملون (تمام کے سارے ہی اعمال واحوال کی خبر رکھنے والے) ہیں وہ برابر ہمارے اور تمام مخلوق کے احوال وکوائف سے باخبر ہیں وہ چاہتے ہیں کہ بندے میرے ساتھ کی دوری ختم کر کے مجھ سے قریب ہوں اور زیادہ سے زیادہ مجھے خوش کرنے کی کوشش میں لگیں، ایسی صورت میں ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے کہ قرآن واحادیث میں اس سلسلہ کی جو مضبوط اور ٹھوس باتیں بتائی گئی ہیں اس پر عمل کر کے نجات وعافیت حاصل کریں اور ہر طرح کی ذلت اور پریشانی سے چھٹکارا حاصل کرتے ہوئے باعزت اور باسلامت زندگی گزارنے والے بنیں اسی نقطۂ نظر سے آپ حضرات کی خدمت میں تین طرح کے امور پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں امید ہے کہ ہر پڑھنے اور سننے والے اس پر عمل کر کے ہمیشہ کی راحت چین اور سکون حاصل کریں گے: (۱) دعاؤں کی پابندی (۲) اعمال کا اہتمام (۳) ہدایات کی پیروی

(۱) دعائیں:

تین موقع کی دعائیں ذکر کی جارہی ہے

پہلا موقع:

فرض نماز کے بعد (سنتوں سے پہلے یا سنتوں کے بعد) انہیں پڑھا جائے (کل چار وظائف ہیں)

✵ تسبیح فاطمی یعنی ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمدللہ، ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر،

حدیث پاک میں آتا ہے اس کا پڑھنے والا نامراد نہیں ہوتا اسلئے اسے پڑھتے ہوئے اپنی دیگر مرادوں کے ساتھ ساتھ اِس وقت کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی اور پوری امت کی ہر طرح کی سلامتی کو مراد بنائیں پھر اس مراد کے پورے ہونے کی امید رکھیں (عن کعب بن عجرة رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال معقبات لا يخيب قائلهن او فاعلهن دبر كل صلوة مكتوبة ثلاثا وثلاثين تسبيحة وثلاثا وثلاثين تحميدة واربعا وثلاثين تكبيرة) (اخرجه مسلم: ۵۹۶، والترمذی: ۳۴۱۲)

✵ آیت الکرسی: اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾ حدیث پاک میں جہاں یہ کہا گیا ہے کہ نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے سے آدمی جنتی بنتا ہے صرف موت درمیان میں آڑ ہوتی ہے وہیں ایک حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس کی برکت سے دوسری نماز تک بندہ اللہ تعالی کی حفاظت میں رہتا ہے

حضرت ابوامامہؓ آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا رہے گا تو اس کے لیے جنت میں داخلہ سے روکنے والی چیز صرف موت ہوگی (الطبرانی: ۱ / ۱۱۴، مجمع الزوائد: ۱۰ / ۱۰۲ بحوالہ الدعاء المسنون: ۱۹۶)

حضرت حسن بن علیؓ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا دوسری نماز کے آنے تک اللہ تعالی کی حفاظت میں رہے گا (معجم طبرانی: ۳ / ۸۳، مجمع الزوائد: ۲ / ۱۴۸ بحوالہ الدعاء المسنون: ۱۹۶)

✵ چار قل: چار قل (سورہ ناس، سورہ فلق، سورہ اخلاص، سورہ کافرون) تین تین مرتبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ﴿۳﴾ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۳﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۵﴾ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ﴿۶﴾

حدیث پاک میں ان چاروں سورتوں کی بڑی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں کسی حدیث میں تو صرف کسی ایک کی فضیلت مذکور ہے تو بعض میں صرف معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) کی اور بعض میں ان دونوں کے ساتھ سورۂ اخلاص کو شامل کرتے ہوئے معوذتین اور قل ھو اللہ کی فضیلت بتائی گئی ہے کہ ان کے پڑھنے سے حفاظت اور سلامتی ملتی ہے اور بعض احادیث میں ان سورتوں کے پڑھنے کا وقت نماز کے بعد کو بتایا گیا ہے اس طرح مجموعی طور پر یہ ثابت ہوا کہ جسمانی و روحانی حفاظت کے لئے ان چاروں سورتوں کو ہر فرض نماز کے بعد پڑھنا چاہئے لہذا پوری رغبت اور طلب کے ساتھ ان عظیم الشان سورتوں کو ہر فرض نماز کے بعد پڑھنا چاہئے بلکہ اسے ہمیشہ کی عادت بنا لینی چاہئے، بہرحال اب وہ احادیث ملاحظہ فرمائیں:

☾ اماں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ ہر رات جب بھی بستر پر آرام کے لیے تشریف لاتے تھے تو دونوں ہاتھ بند فرما لیتے (مٹھی بنا لیتے) پھر یہ تینوں سورتیں پڑھ کر دم فرماتے اور اس کے بعد دم کیے ہوئے ہاتھوں کو جس قدر ہوسکتا اپنے پورے بدن پر پھراتے البتہ سر، چہرے اور بدن کے اگلے حصہ سے ابتدا فرماتے گویا کہ نیچے اور پیچھے والے حصہ پر بعد میں ہاتھ پھیرتے اور ایسا تین مرتبہ فرماتے تھے (ابن کثیر: ۴ / ۵۷۷ بحوالہ صحیح بخاری)

☾ حضرت اماں عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کو جب بھی کوئی (جسمانی یا کوئی اور) شکایت ہوتی تو آپ ﷺ معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم فرماتے تھے البتہ بوقت وفات جب آپ ﷺ کا درد بہت ہی زیادہ بڑھ گیا تو اس وقت میں نے یہ کیا کہ ان سورتوں کو تو میں پڑھتی

رہی مگر بدن پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے ہاتھوں کو بغرض برکت پھیرتی رہی (ابن کثیر: ۴/ ۷۶۲ بحوالہ بخاری)

☾ حضرت حارث بن جبلہؓ فرماتے ہیں میں نے دربارِ رسالت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیں کہ سوتے ہوئے اسے پڑھتا رہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رات کو جب بستر پر پہونچے تو ''قل یاایھا الکافرون'' پڑھ لے کیوں کہ اس میں شرک سے بری ہونے کا اظہار واعلان ہے (ابن کثیر: ۴/ ۷۴۲ بحوالہ مسند احمد) اورشرک ہی ام المعاصی ہے جس سے اللہ بے حد ناراض ہوتے ہیں ایسی حالت میں یہ سورت پڑھنے سے اظہار برائت ہونے پر اللہ بہت ہی خوش ہوں گے

☾ حضرت عقبہ بن عامرؓ کی ایک حدیث بہت ہی دلچسپ مضمون پر مشتمل ہے جس میں انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہونے والی اپنی تین یادگار ملاقات اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین دینی رہبری کا تذکرہ کیا ہے، اس میں سے دوسری ملاقات کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت عقبہؓ نے یوں فرمایا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دوسری مرتبہ ملاقات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن سلوک کی ابتداء کرتے ہوئے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے عقبہ بن عامر! میں تمہیں ایسی تین سورتیں بتلاؤں جو توراۃ، انجیل، زبور اور قرآن مجید میں جو کچھ اتارا گیا ہے ان تمام میں سب سے افضل ہیں میں نے عرض کیا ضرور ارشاد فرمائیں! اللہ پاک مجھے آپ پر قربان ہونے کی سعادت بخشے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''قل ھو اللہ احد ،، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس'' یہ تین سورتیں پڑھائیں اور فرمایا اے عقبہ ان سورتوں کو کبھی نہ بھولنا اور ان تینوں کو پڑھے بغیر رات میں نہ سویا کر حضرت عقبہؓ فرماتے ہیں بحمدہ تعالی کسی بھی رات اسے پڑھے بغیر میں نہیں سویا (ابن کثیر: ۴/ ۷۵۶ بحوالہ مسند احمد)

☾ حضرت عبداللہ بن خبیبؓ فرماتے ہیں ایک مرتبہ کافی بارش ہوئی اور بہت زیادہ اندھیرا چھا گیا جبکہ ہم مسجد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے منتظر تھے کہ آپ تشریف لائیں اور نماز پڑھائیں کچھ ہی دیر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے عبداللہ! کہہ، پہلی مرتبہ میں تو خاموش رہا پھر کچھ دیر کے بعد وہی بات ارشاد فرمائی کہ کہہ، میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا ''قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس'' یہ صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھتا رہ بس اس کا پڑھنا دن بھر کے تیرے تمام امور، اور ساری تیری ضروریات کے لئے کافی ہے (ابن کثیر: ۴/ ۷۵۴ بحوالہ مسند احمد)

☾ حضرت ابو العلاءؒ ایک صحابی کے واسطہ سے فرماتے ہیں کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے سواریاں کم تھیں لوگ سفر کے دوران آگے پیچھے ہو رہے تھے بس اس حال میں میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے منزل پر اترنے کا وقت ہو چکا تھا (اس لئے ہم اتر گئے بس) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت پیچھے سے تشریف لائے اور میرا مونڈھا ہلایا پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ''قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس'' پڑھائی، میں نے اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ یہ سورتیں پڑھ لیں اس کے بعد ارشاد فرمایا ''اذا صلیت فاقرأبھما'' جب نماز پڑھ لے تو ان دونوں کو پڑھا کرو (ابن کثیر: ۴/ ۷۶۱ بحوالہ مسند احمد) اس حدیث میں بعض راویوں نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن کا مونڈھا پکڑ کر بتایا وہ حضرت عقبہ بن عامرؓ تھے، جب کہ ایک اور روایت جو حضرت عبداللہ بن عمیس اسلمیؓ سے ہے اس میں یوں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھ کر فرمایا کہ ''کہہ'' مجھے سمجھ میں ہی نہیں آرہا تھا کہ کیا کہوں؟ پھر بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی ان تینوں سورتوں کی رہبری فرمائی جس کے آخر میں یوں فرمایا کہ انہیں سورتوں کے ذریعہ سے اللہ کی پناہ میں آیا کر، ان سورتوں کے ذریعہ پناہ حاصل کرنے کے مانند کبھی کسی نے پناہ حاصل نہیں کی (ابن کثیر: ۴/ ۷۶۱ بحوالہ نسائی)

☾ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے منقول ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم دیا امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اقرأبالمعوذات فی دبر کل صلواۃ (ابن کثیر: ۴/ ۷۶۰ بحوالہ مسند احمد)

✵ سورۂ فاتحہ: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝١ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ۝٤ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ

الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝

فائدہ: بیماری سے حفاظت یا شفایابی میں یہ سورت بہت ہی مفید ہے اس سورت کے کل بارہ نام بتائے گئے ہیں جن میں سے ایک نام سورۂ شفاء بھی ہے حضرت ابوسعید خدریؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ ہرزہر یعنی ہر جاں لیوا بیماری سے شفا ہے (ابن کثیر ۱/۲۰) کیوں نہ ہو! اس بارے میں حضرت ابوسعید خدریؓ ہی کا مشہور قصہ صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہے کہ آپؓ نے سفر میں ایک ایسے بیمار جس کو سانپ نے کاٹ لیا تھا اور وہ قریب المرگ تھا اس پر آپ نے اس پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر پھونک دیا تو وہ اسی وقت وہ صحت یاب ہوگیا (ابن کثیر ۱/۲۱) جب اس کے پڑھنے سے ایک زہر بے اثر ہوسکتا ہے تو ضرور اس سورت کے پڑھنے کی برکت سے تمام جاں لیوا امراض سے حفاظت ہوگی انشاءاللہ

یہ سورت کسی بھی وقت پڑھ سکتا ہے البتہ اس سے انکار نہیں کہ نماز کے بعد کا وقت قبولیت کا ہوتا ہے اس لئے اس وقت اس کو پڑھنا بہت ہی مفید ہوگا، حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب پوچھا گیا کونسی دعا سب سے زیادہ مقبول ہوتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کے آخری پہر کی مانگی ہوئی دعا اور فرض نماز کے بعد کی دعاء،

عن ابی امامة رضی اللہ عنہ قال قیل لرسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الآخر و دبر الصلواة المکتوبات (رواہ الترمذی (الاذکار للنووی: ۸۵) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو تشہد کی تعلیم دینے کے بعد یہ فرمایا کہ آخر نماز میں اس کو پڑھنے کے بعد پسندیدہ جونسی دعا پڑھنا چاہو پڑھ لو (صحیح بخاری/کتاب الصلوۃ بحوالہ نووی: ۸۲)

دوسرا موقع:

صبح وشام (بعد نماز فجر اور بعد نماز مغرب) پڑھنے کی دعائیں (کل چھ وظائف ہیں)

✵ دعائے حفاظتِ عامہ:

بِسْمِ اللهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْأَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (ترمذی: ۲/۱۷۶، مشکوۃ: ۲۰۹)

حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بندہ صبح وشام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا تو اس کو دن رات میں کوئی بھی چیز نقصان نہیں پہونچا سکتی

✵ آیاتِ حشر:

أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ (تین مرتبہ پڑھے اس کے بعد یہ آیات ایک ایک مرتبہ پڑھے) هُوَ اللهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝۲۲ هُوَ اللهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝۲۳ هُوَ اللهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۲۴

حضرت معقل بن یسارؓ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح کو تین مرتبہ أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھیں پھر سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھ لے تو اللہ تعالی اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو شام تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر اس دن مرجائے تو شہید مرے گا اور جو شخص شام کے وقت پڑھ لے تو اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر فرماتا ہے جو صبح تک اس کے حق میں دعائے رحمت کرتے ہیں اگر اس رات کو مرجائے گا تو شہید مرے گا (تفسیر ابن کثیر: ۴/۷ ۴۳، ترمذی شریف: ۲/۱۲۰)

فائدہ: بہت سی احادیث میں انسان کوفرشتوں کی دعائیں لینے کو کہا گیا مثلاً: مرغ آواز دے تو بتایا گیا کہ اللہ کا فضل مانگو کیوں کہ اس نے فرشتہ کو دیکھ کر آواز لگائی اور فرشتوں کی حاضری والی دعا مستجاب ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ اور ظاہر ہے مذکورہ وظیفہ پڑھنے پر ایک دو نہیں بلکہ ستر ہزار فرشتے پڑھنے والے کے لیے رحمت کی دعا کرنے میں لگ جاتے ہیں، جب ایک فرشتے کی دعا کا ایسا بڑا مقام ہے تو ستر ہزار فرشتوں کی دعا کی برکت کا کیا پوچھنا! اس لئے یہ وظیفہ پڑھتے ہوئے اس ثواب کا خوب دھیان رکھنا چاہئے

✵ دعائے شکر:

أَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ (أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ) فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ اور یہی دعا جب شام کو پڑھے تو ما اصبح بی کی جگہ پر ''ما امسی بی'' پڑھے، حضرت عبداللہ بن غنامؓ بیاضی سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھ لی اس نے گویا اس دن کا شکریہ ادا کرلیا اور جس نے یہ دعا شام کو پڑھ لی تو اس نے رات کا شکریہ ادا کرلیا (ابوداؤد شریف ۶۹۲:)

فائدہ: اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ جب لوگ ایمان اور شکرِ الٰہی جیسی عظیم صفات سے آراستہ ہوں تو پھر میں ان کو کیوں سزا دوں؟ (سورہ نساء: ۱۴۷) میرے دینی بھائیو! ذرا سوچو کہ مذکورہ دعا پڑھنے کی وجہ سے اللہ تعالی کی تمام نعمتوں کا شکریہ ادا ہوجاتا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں کہا گیا اور دوسری جانب قرآن مجید میں ایمان وشکر کی صفت پائے جانے پر عذاب نہ ہونے کی خبر دی گئی ہے، تو ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پوری امید ہے کہ اس دعا کی برکت سے اللہ تعالی ہر طرح کے عذاب اور اپنی ناراضگی اور مصیبتوں سے بندے کی حفاظت فرمائیں گے

✵ دعائے جگر گوشۂ رسول:

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ، لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، أَعْلَمُ أَنَّ اللهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا،

حضرت عبدالحمیدؒ کی والدہ آپ ﷺ کی کسی صاحبزادی کی خادمہ تھیں وہ یہ کہتی ہیں کہ صاحبزادیٔ محترمہ نے انہیں بتلایا کہ آپ ﷺ یہ دعا بڑی تاکید کے ساتھ سکھلاتے اور (بیٹی سے) فرماتے تھے کہ صبح وشام یہ کلمات پڑھتی رہو کیوں کہ جو شخص یہ کلمات صبح کو پڑھے گا اس کی شام تک (ہر ناگوار امور اور بری چیزوں سے) حفاظت کی جائے گی اور جو شخص یہ کلمات شام کو پڑھے تو صبح تک (ہر ناگوار اور برے امور سے) اس کی حفاظت کی جائے گی

حدثه ان عبد الحميد مولى بنى هاشم حدثه ان امه حدثته و كانت تخدم بعض بنات النبى ﷺ ان بنت النبى ﷺ حدثتها ان النبى ﷺ كان يعلمها فيقول قولى حين تصبحين فانه من قالهن حين يصبح حفظ حتى يمسى و من قالهن حين يمسى حفظ حتى يصبح ((ابوداؤد شریف: ۶۹۲))

✵ دعائے خیر وشر:

أَللّٰهُمَّ انى اسئلک من فجاءة الخير واعوذبک من فجاءة الشر (ابن السنى: ۲۳ مجمع الزوائد: ۱۰/۱۱۵ بحواله الدعاء المسنون: ۲۱۰) حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ صبح وشام یہ دعا پڑھتے تھے اس میں اچانک کی مصیبت سے پناہ مانگی گئی ہے اور فوری طور پر ملنے والی خیر اور بھلائی کی درخواست کی گئی۔

✵ یس شریف:

جو پارہ ۲۲ کے آخر سے پارہ ۲۳ کے چار رکوع پر مشتمل ہے، حضرت عطا بن ابی رباحؒ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جو

دن کے شروع میں یس شریف پڑھے گا اس کی تمام ضرورتیں پوری ہوں گی جبکہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ جس نے صبح کو یس پڑھی شام تک اس کے تمام کاموں میں سہولت کردی جاتی ہے اور جس نے رات کے شروع حصہ میں اس کو پڑھا اس کے رات کے تمام امور میں سہولت کردی جاتی ہے (دارمی:۲، رقم الحدیث: ۳۴۸۲، ۳۴۸۱)

فائدہ: مرنے والا جب سکرات میں ہوتا ہے تو اس میں آسانی کے لیے آپ ﷺ نے اسی سورۂ یس پڑھنے کو فرمایا، تو اسی سے اندازہ لگانا چاہیے کہ اس کے علاوہ جو بھی پریشانی اور تکلیف ہوگی اس کو دفع کرنے کے لیے یہ سورت کس قدر نفع بخش ثابت ہوسکتی ہے

تیسرا موقع:

بقیہ اوقات میں پڑھنے کی دعائیں (کل دس وظائف ہیں)

✵ دعائے کرب:

لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ (بخاری شریف باب الدعاء عند الکرب: ۲/۹۳۹، مسلم شریف: ۲/۳۵۱)

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھے حضرت نبی ﷺ نے چند ایسے کلمات سکھائے ہیں کہ جن کو ظالم و جابر بادشاہ یا ہر ایسی چیز کے پاس جو مجھے خطرہ میں ڈال دے پڑھتے رہنے کی تاکید فرمائی تھی جبکہ حضرت اماں عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ اکثر و بیشتر یہ دعا پڑھا کرتے تھے

فائدہ: میرے دینی بھائیو! کرب (سخت بے چینی) بھیانک مصیبت کو کہتے ہیں آپ ﷺ نے ایسے ہی حالات میں پڑھنے کے لئے یہ کلمات بطور خاص تلقین فرمائے ہیں ان کلمات میں اللہ کی قدرت اور صرف وہی عبادت کے لائق ہے، اس مضمون کو بار بار بیان کیا گیا، قدرت کے تذکرہ میں بھی اللہ کے عرش کا ذکر ہے جہاں سے ہر طرح کے فیصلے صادر ہوتے ہیں اسی لئے جاں لیوا مصیبتوں میں اسے پڑھنے کی بطور خاص ہدایت کی گئی ہے تو اس وقت اس عام وبا میں بھی اسے بہت تاکید کے ساتھ پڑھنا چاہیے اللہ کی ذات سے امید ہے مبتلا شخص عافیت پائے گا اور خوف زدہ کو نجات اور بچاؤ حاصل ہوگا، حضرت امام نوویؒ بہت بڑے محدث ہیں انہوں نے اس حدیث کے متعلق یوں لکھا ہے کہ یہ بڑے عظیم فائدہ پر مشتمل حدیث ہے اس پر خوب توجہ دینی چاہئے اور سنگین حالات کے موقع پر حدیث میں بتائے ہوئے وظیفہ کا بکثرت پڑھنا چاہئے امام طبری یہ فرماتے ہیں کہ اکابر اس کو خوب پڑھتے تھے اور اسے سخت بے چینی کی دعا کہتے تھے **وھو حدیث جلیل ینبغی الاعتناء بہ والاکثار عنہ عند الکرب والامور العظیمۃ قالت الطبری کان السلف یدعون بہ ویسمونہ دعاء الکرب** (نووی: ۲/۳۵۱)

✵ کثرتِ استغفار:

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

استغفار کا مطلب گناہوں پر معافی طلب کرنا، اللہ تعالی نے پارہ ۹ میں فرمایا: "**وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون**" بندے جب تک گناہوں پر معافی مانگتے رہیں گے وہاں تک اللہ تعالی کبھی بھی انہیں عذاب نہ دیں گے البتہ استغفار کے بہت سے کلمات بتائے گئے ہیں، یہ مذکورہ کلمۂ استغفار ایسا ہے کہ جس سے تمام گناہ معاف کردئے جاتے ہیں چاہے کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو؟ میدان جنگ سے بھاگنا بہت بڑا گناہ ہے وہ بھی اس کلمہ کو دل سے پڑھنے پر اللہ تعالی معاف کردیتے ہیں (ابوداؤد شریف: ۲۱۲، ترمذی: ۲/۱۹۸ بحوالہ الدعاء المسنون: ۵۱۴)

مناسب ہے کہ جب بھی پڑھے تو سو یا ستر مرتبہ یہ کلمہ پڑھ لینا چاہئے کیوں کہ آپ ﷺ کے متعلق ستر یا سو مرتبہ کلمۂ استغفار پڑھنا منقول ہے موجودہ پریشانی یہ ہمارے کرتوتوں کا نتیجہ ہے اور اللہ کی پکڑ ہے، اس لئے چھوٹے بڑے گناہوں کو سامنے رکھ کر اس کو پڑھنے سے بہت ہی فائدہ ہوگا

نوٹ: ہاں اس بات کا بھی اہتمام ہو کہ دن بھر میں جب بھی فرصت ملے تو تمام ایمان والوں کے لئے ان الفاظ میں: **اللھم اغفر لی**

وللمومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات پچیس یا ستائیں مرتبہ دعائے مغفرت کرلیا کریں کیوں کہ ایسا کرنے والے کو تین قسم کے ثواب دئے جاتے ہیں: تمام اہل ایمان کے برابر نیکیاں، اور مالی صدقہ کا ثواب، نیز آدمی مستجاب الدعوات بنتا ہے،

بتایئے! کس قدر مختصر اور آسان عمل ہے اور ثواب کتنا عظیم ہے اس لئے سبھی سے درخواست ہے کہ یہ عمل ضرور کریں، حضرت ابودرداءؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص مومن مردوں اور عورتوں کے لیے پچیس مرتبہ یا ستائیں مرتبہ استغفار کرے گا وہ ان لوگوں میں شامل ہوگا جن کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں اور جن کی وجہ سے اہل زمین کو رزق دیا جاتا ہے (مجمع الزوائد: ۱۰/ ۲۱۰ بحوالہ الدعاء المسنون :۵۲۰)

✵ تعوذ:

(الف) اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَیْکَ أَنْتَ کَمَا أَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ (مسلم: ۱/ ۱۹۲ رقم الحدیث: ۴۸۶)

(ب) اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَائَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ (مسلم: ۲/ ۳۵۲)

تعوذ، کسی کی پناہ میں آنا، پناہ چاہنا، حفاظت مانگنے کو کہتے ہیں۔ اور پناہ ایسے کی لی جاتی ہے جو یقینی طور پر آدمی کو تکلیف اور ضرر سے بچا سکے اور وہ صرف اور صرف اللہ تعالی کی ذاتِ عالی ہے یہ تمام ناگوار حالات جو ہماری کوتاہیوں کا نتیجہ ہے جس پر رحمت والی ذات ناراض ہو کر بندوں کو جھنجھور رہی ہے تو ایسے موقع پر ضروری ہے کہ انہیں سے معافی مانگنے کے ساتھ یہ عرض کریں کہ آپ نے اپنے اپنی پکڑ کے لئے یہ جو لشکر چھوڑ دیا ہے اس سے بچنے کے لئے ہمارے پاس آپ کی پناہ میں آنے کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے،

کیوں کہ پناہ کے یہ کلمات پڑھنے سے اللہ تعالی دیکھتے ہیں کہ میرا بندہ اب میری قدرت اور عظمت کو ماننے لگا، اپنی بے بسی کا اسے اعتراف ہے تو یقینا اللہ تعالی اپنے چھوڑے ہوئے لشکر کی پکڑ سے پناہ طلب کرنے والے ان بندوں کو حفاظت اور سلامتی عطا فرماتے ہیں، یاد رہے کہ پناہ طلبی کے بہت سے کلمات ہیں مگر اس وقت یہ دو کلمے نقل کئے ہیں پہلا کلمہ وہ ہے کہ جسے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو سجدہ میں پڑھا کرتے تھے چنانچہ حضرت اماں عائشہ نے ان میں سے ایک رات کا تذکرہ کیا ہے،

اس دعا کا مطلب ہی کتنا خوب صورت اور دل کو چھو لینے والا ہے اے اللہ! میں تیری رضا کے صدقے تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں اور تیرے معاف کرنے کے صدقے تیری پکڑ سے پناہ چاہتا ہوں اور تیرے وصل اور تعلق کے صدقے تیری جدائی اور لاتعلقی سے پناہ چاہتا ہوں میں کما حقہ تیری تعریف نہیں کرسکتا آپ یقیناً ایسے ہی ہیں جیسے آپ نے اپنے لئے تعریف کی ہے اور دوسرے کلمہ میں نعمت کے ختم ہو جانے اور تندرستی کے بیماری سے بدل جانے سے پناہ مانگی گئ نیز اچانک کی پکڑ اور تمام ناراضگیوں سے پناہ مانگی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ یہی اس وقت کی فوری ضرورتیں ہیں لہذا اللہ تعالی ہم سب کو دل وجان کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

✵ حوقلہ:

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِيِّ الْعَظِیْمِ

حضرت ابوہریرہؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں جو شخص یہ کلمہ پڑھے تو اس کے لئے یہ کلمہ ننانوے بیماریوں کی دوا بن جاتی ہے ان بیماریوں میں سب سے معمولی بیماری فکر (ٹینشن)، اندیشہ اور خطرہ ہے (رواہ الطبرانی فی الاوسط بحوالہ الترغیب والترھیب: ۴۴۴) جب کہ حضرت ابوہریرہؓ کی ایک اور حدیث میں یوں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتے رہو کیوں کہ یہ جنت کا خزانہ ہے اس کے بعد حضرت ابوہریرہؓ کے شاگرد حضرت مکحولؒ یوں فرماتے ہیں جو "لاحول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجأ من اللہ الا الیہ" پڑھے تو اللہ تعالی اس پڑھنے والے سے ستر قسم کی ضرر پہونچانے والی چیزیں دور کردیتے ہیں جن میں سے سب سے معمولی نقصان پہونچانے والی چیز فقر وتنگ

دستی ہے۔(ترمذی شریف:۲/ ۲۰۰)

فائدہ: یہ بہت ہی نافع مجرب کلمہ ہے جس میں اللہ تعالی کی قدرت کاملہ کا اعتراف اور اپنے قصور وخطاؤں پر معافی کی درخواست پائی جاتی ہے اسی لئے آپ ﷺ نے کوئی عدد مقرر نہ فرما کر بکثرت پڑھنے کو فرمایا، آدمی کو چاہئے کہ پڑھتے ہوئے اپنی مختلف ظاہری معنوی بیماریوں کا دھیان جماتے ہوئے اِس وقت کی اس بھیانک بیماری اور اُس کے اندیشے، خطرات کو بھی مدنظر رکھے، یقینا مخبر صادق ہم سب کے نبی حضرت محمد ﷺ کے ارشاد کی برکت کو اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھیں گے

✵ دعائے یونس:

لَاإِلٰهَ إِلَّاأَنْتَ سُبْحَانَکَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

حضرت یونس علیہ السلام جوجلیل القدر نبی ہیں ان سے جب ایک چوک ہوگئی یعنی خلاف اولی کام ہوگیا جس پر اللہ تعالی نے چند دن کے لئے مچھلی کے پیٹ میں پہونچا دیا تو اس مصیبت سے چھٹکارا پانے کے لئے حضرت یونس علیہ السلام نے اُن اندھیریوں میں اس کلمہ کا خوب اہتمام فرمایا تو اللہ تعالی نے اس کی برکت سے آپ کو اتنی بڑی مصیبت اور گھٹن سے نجات عطا فرمائی اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد اللہ تعالی نے یوں فرمایا کہ جو بھی ایمان والا اس کلمہ کو بار بار پڑھ کے مصیبت سے چھٹکارا مانگے گا ہم اسے چھٹکارا دیں گے اسی لئے حدیث پاک میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان اپنے کسی مقصد کے لیے ان کلمات کے ساتھ اپنے رب کو پکارے گا تو اللہ اس کی دعا ضروری قبول کرے گا (ابن کثیر: ۳/ ۲۶۰) اس وقت پوری دنیا گھر کی کوٹھریوں میں بند بیٹھی ہے تو حضرت یونس علیہ السلام نے جس طرح اندھیریوں میں اسے بار بار پڑھ کر کامیابی حاصل کی ہمیں بھی اسی دعا کو پڑھ پڑھ کر بیماری، بندش جیسی مصیبتوں سے چھٹکارا پانے کی کوشش میں لگا رہنا چاہیے۔

✵ دعائے عافیت:

أَللّٰهُمَّ إِنِّیۡ أَسۡئَلُکَ الۡمُعَافَاةَ وَالۡعَافِيَةَ فِی الدُّنۡيَا وَ الآخِرَةِ

حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی کے نزدیک (عافیت کی دعاؤں میں سے) کوئی دعا اس دعا سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے (مجمع الزوائد: ۱۰/ ۱۷۵) بکثرت یہ دعا پڑھتے رہنا چاہیے کیوں کہ اس دعا میں عافیت وتندرستی کو مانگا گیا ہے جو بہت بڑی نعمت ہے ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ سے فرمایا اے چچا! عافیت کی دعا بہت زیادہ کرتے رہیں (مجمع الزوائد: ۱۰/ ۱۷۵)

✵ دعائے راحت:

أَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ عَافَانِی مِمَّا ابۡتَلَاکَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِیۡ عَلٰی كَثِيۡرٍ مِمَّنۡ خَلَقَ تَفۡضِيۡلاً (ترمذی: ۲/۱۸۱)

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بھی کوئی شخص کسی مصیبت زدہ (بیمار، ایکسڈنٹ میں زخمی، قید وگرفت وغیرہ ناگوار حالات والے) کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالی پڑھنے والے کو یقینا پوری زندگی جب تک وہ زندہ رہے اس مصیبت سے عافیت دیں گے اور بچائے رکھیں گے

فائدہ: مختلف ممالک یا صوبے یا علاقے کے ان حضرات کی جو اس خطرناک بیماری میں مبتلا ہیں کوئی خبر سنے یا ان کو دیکھنے کی نوبت پیش آجائے تو یہ دعا پڑھنی چاہئے تو امید ہے کہ اللہ تعالی ایسے جان لیوا مرض سے پڑھنے والے کی حفاظت فرمائیں گے بلکہ ایسے لوگوں کا بار بار خیال کر کے بھی یہ دعا پڑھ سکتے ہیں، بندے نے اس دعا کے متعلق ایک حیرت انگیز قصہ اپنی کتاب ’’مانگتا جا لیتا جا‘‘ میں لکھا ہے اس کو بھی پڑھ لیں

✵ دعائے تامات:

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق (مجمع الزوائد: ۱۰/ ۱۳۳ بحوالہ: نضرۃ النعیم: ۸/ ۳۶۸۱) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا آدمی جب

کسی جگہ جائے اور یہ دعا پڑھے تو اسے واپسی تک کوئی بھی ناگوار چیز نہیں لگ سکتی (عن عبد الرحمن ابن عابس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من نزل منزلا فقال اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم یر فی منزلہ شیئا یکرھہ حتی یرتحل)

فائدہ: یہ دعا خاص طور پر اس وقت پڑھنی چاہئے جہاں بیماری کے آثار اور ناگوار باتیں موجود ہوں یا کچھ خطرہ ہو اور وہاں بدرجۂ مجبوری جانے کی نوبت پیش آئے

✵ درود پاک:

یہ وہ مبارک عمل ہے کہ اللہ تعالی نے تمام ایمان والوں کو اس عمل کا شوق دلانے کی غرض سے یہ فرمایا کہ میں خود بھی یہ عمل کرتا ہوں اور سبھی جانتے ہیں کہ ایک مرتبہ درود پاک پڑھنے پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہے (رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی والترمذی، الترغیب والترھیب ۲: ۴۹۴، ۴۹۴) جبکہ ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ کے درود پر ستر رحمتیں پڑھنے والے پر اتاری جاتی ہیں ((رواہ احمد، الترغیب والترھیب ۲: ۴۹۷/۲) اللہ تعالی کی ایک ہی رحمت انسان پر برسنے والے غضب الہی اور اس کے آثار کو دور کردینے کے لئے کافی ہے چہ جائے کہ آدمی پر دس رحمتیں نازل ہوں ظاہر ہے کہ دس رحمتوں کی وجہ سے اس پر کس قدر سلامتی اور خیر نازل ہوگی اور اسے اس طرح بھی سمجھنا چاہئے کہ ایک صحیح حدیث میں آیا ہے کہ اللہ پاک نے اپنے عرش پر یہ قانون لکھ دیا ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر ہمیشہ غالب رہے گی (بخاری شریف: ۲/ ۱۱۰۱) ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بات پکی ہوجاتی ہے کہ درود پاک کی برکت سے جو رحمت اترتی ہے اس کے سبب اللہ کا غضب چاہے کیسا ہی کیوں نہ ہو؟ بالکل ختم ہوجاتا ہے یہی وجہ ہے کہ درود پاک کی برکت سے تکالیف دور ہونے کے بے شمار واقعات کتابوں میں پائے جاتے ہیں مثلاً: ایک محدثؒ غسل خانہ میں گر گئے جس کے سبب ان کے ہاتھ پر ورم ہوگیا اور وہ بہت ہی بے چین تھے، رات کو دیر تک درود پڑھتے رہے خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرے درود کی کثرت نے مجھے گھبرا دیا جب وہ بیدار ہوئے تو سارا درد غائب تھا، حضرت شیخؒ نے فضائل درود میں اس قسم کے بہت سے واقعات لکھے ہیں

درود پاک کے تو بہت سے کلمات منقول ہیں ان میں سے صرف دو تین درود کو نقل کر رہا ہوں ان کو زیادہ سے زیادہ پڑھنے کا اہتمام کیا جائے (الف) درود ابراہیم: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (بخاری شریف ۹۴۰:) (ب) درود جزائیہ: جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ أَهْلُه حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں جو شخص یہ درود ایک مرتبہ پڑھتا ہے اس کا ثواب ستر فرشتے ایک ہزار دن تک لکھتے رہتے ہیں (الترغیب والترھیب ۲: ۵۰۴/۲) (ج) درود دوائیہ: اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ دَاءٍ وَدَوَاءٍ مولانا شمس الدین کیشی کے زمانے میں طاعون پھیلا تو آپ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جس کی برکت سے طاعون کی وبا سے محفوظ رہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی مجھ پر یہ درود بھیجے گا وہ طاعون اور دیگر وباؤں سے محفوظ رہے گا (برکات درود شریف کے حیرت انگیز واقعات: ۲۷۴)

✵ تین قل اور سورۂ فاتحہ (نماز جمعہ کے بعد)

حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے بعد قل ھواللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ۷/۷ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالی ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اسے مصائب اور برائیوں سے محفوظ رکھے گا ایک روایت میں اس کے ساتھ ''سورہ فاتحہ'' کا بھی ذکر ہے۔

(۲)اعمال

(کل پانچ اعمال ہیں)

✵ نماز:

نماز کو قرآن مجید میں مصیبتوں کے وقت مدد الٰہی حاصل کرنے کا نسخہ بتایا ہے ارشاد باری ہے: **یا ایھا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ** (سورۂ بقرہ) ایک حدیث میں یوں ہے جو شخص صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہوجاتا ہے (مسلم شریف: ۱/رقم الحدیث: ۶۵۷) ظاہر ہے کہ جو اللہ تعالی کی ذمہ داری میں ہوگا اسے کوئی چیز کیسے نقصان پہونچا سکتی ہے؟ چنانچہ اللہ کے نیک بندوں نے چھوٹی بڑی مصیبتوں میں جب اس پر عمل کیا تو انہیں لاجواب کامیابی ملی، مثلا: حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی اہلیہ محترمہ حضرت سارہؓ کے ساتھ ہجرت کرتے ہوئے ایک ظالم شہوت پرست بادشاہ کے علاقے سے گزرے تو اس نے حضرت سارہؓ کی خوبصورتی کو دیکھ کر ناپاک ارادہ کیا حتی کہ اپنے پاس طلب کیا اور تنہائی میں دومرتبہ ہاتھ بڑھانے کی کوشش کی لیکن حضرت اماں سارہؓ نے وضو فرما کر نماز پڑھی جس کی برکت سے اسی وقت ظالم اور عیاش بادشاہ کا ہاتھ شل ہوگیا اور پریشان ہوکر معافی بھی مانگی اور آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس باعزت پہونچایا (بخاری شریف :۱/۴۷۴)

اسی طرح بنی اسرائیل کے ایک مشہور عبادت گزار حضرت جریج پر ایک فاحشہ عورت نے بدکاری کا الزام ڈالا اس پر معتقدین نے ان کی عبادت گاہ توڑ دی اور انہیں بادشاہ کے کٹھہرے میں لاکھڑا کیا حضرت جریج اس الزام سے بالکل بے خبر تھے جب ان کو تفصیلات معلوم ہوئی تو فورا وضو فرما کر دعا مانگنے لگے جس کی برکت سے فاحشہ نے جس بچہ کو جنم دیا تھا اس ایک دن کے بچے نے بولنا شروع کیا اور بتایا کہ ان پر یہ الزام غلط ہے میرا باپ تو فلاں ہے (بخاری:۱/۳۳۷)

میرے دینی بھائیو! پنج وقتہ باجماعت نماز پڑھنے اور دوسری نفلی نمازیں جیسے صلوۃ التوبہ اور صلوۃ الحاجۃ کا خوب اہتمام کرنا چاہئے، آپ ﷺ بھی پریشان کن حالات میں نماز کی جانب متوجہ ہوتے تھے اور دوسرے لوگوں کو بھی نماز کی تلقین فرماتے تھے چنانچہ سورج گہن کا جب قصہ پیش آیا تو لوگوں سے یوں فرمایا **فاذا رأیتم ذلک فافزعوا الی الصلوۃ** (جب تم لوگ ایسا منظر دیکھو تو جلدی سے نماز کی جانب لپکو) (بخاری ۱/۱۴۵) اور خود بھی تیزی کے ساتھ مسجد کی جانب بڑھتے ہوئے چادر کھینچتے ہوئے تشریف لاکر نماز میں مشغول ہوگئے **فخرج یجر رداءہ حتی انتھی الی المسجد وثاب الیہ الناس فصلی بھم رکعتین** (بخاری:۱/۱۴۵)

✵ صدقہ:

استطاعت اور حیثیت کے مطابق اپنی پاک وحلال کمائی میں سے اللہ کی راہ میں ضرورت مند کو صدقہ کرنا یہ نیکی مصیبتوں کو ٹلاتی ہے حضرت ابوسعید خدریؓ کی حدیث ہے کہ پوشیدہ صدقہ (اخلاص والا صدقہ) رب کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے **صدقۃ الرب تطفأ غضب الرب** (شعب الایمان: ۳۴۴۲) اور عرف میں مشہور ہے **الصدقۃ تدفع البلاء**، (صدقہ بلاء کو ٹالتا ہے) ایک مرتبہ چند لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس ایک نہایت موذی شخص جس کی شرارت سے سارا معاشرہ توبہ پکار رہا تھا شکایت کی ااور درخواست کی کہ اس کے لئے بددعا فرمادیں چنانچہ آپ علیہ السلام نے ان کی شکایت صحیح ہونے کی وجہ سے اس کے لئے بددعا فرمادی مگر شام کو وہ تکلیف پہونچانے والا شخص صحیح سالم اپنے گھر واپس لوٹتا ہوا نظر آیا حضرت عیسی علیہ السلام نے اس سے سوال کیا تو نے آج کوئی نیکی کا کام کیا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں ایک آدھی روٹی جنگل کے ایک بھوکے کتے کو کھلائی تھی، حضرت نے لوگوں سے کہا یہ شخص جنگل سے لکڑیوں کا جو گٹھر لے کر آیا ہے اس کو کھول کر دیکھو! لوگوں نے کھولا تو ایک لکڑے پر سانپ لپٹا ہوا نظر آیا، حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا: میری بددعا سے اللہ تعالی نے اس کو ہلاک کرنے کے لیے یہ سانپ مسلط کردیا تھا مگر اس کے اس مختصر سے صدقہ نے اس کو اس جاں لیوا مصیبت سے نجات دلادی،

ویسے بھی احادیث میں یہ بات مذکور ہے کہ اپنے بیماروں کا علاج صدقہ کے ذریعہ کرتے رہو عن الحسن رضی اللہ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حصنوا اموالکم بالزکاۃ ،وداووا مرضاکم بالصدقۃ،واستقبلوا امواج البلاء بالدعاء والتضرع (رواہ ابوداؤد فی المراسیل ورواہ الطبرانی والبیھقی)(الترغیب والترھیب :۱/ ۵۲۰)،اس لئے ایسے حالات میں سبھی حضرات روزانہ جس قدر ہوسکے صدقہ نکالنے کی کوشش کریں فوری طور پر کوئی غریب نہ ملے تو نکال کر رکھ دیں پھر یک مشت ساری رقم غریبوں کو دے دیں

✵ باوضور ہنا یا وضو پر وضو کرنا:

وضو وہ نیک عمل ہے کہ جس سے ظاہر و باطن دونوں کی صفائی ہوتی ہے یہ بھرپور ثواب والا عمل ہے چونکہ اللہ تعالی نے اعمال صالحہ میں دنیا کے بھی بہت سے فوائد رکھے ہیں تو اس وضو کے متعلق بھی مجربین بہت سے فوائد بیان کرتے ہیں چنانچہ طبی مشاہدہ نقل کیا جاتا ہے کہ وضو کرنے سے جسم انسانی کے زہریلے مادے بدن کے کنارہ سے دور ہوجاتے ہیں (مسائل وضو:۱۸) یہی وجہ ہے کہ شریعت میں باوضو رہنے کی خوب تاکید وارد ہوئی ہے تاکہ وضو والا شخص دونوں جہاں کی بھلائیوں سے مشرف ہو،ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اے انس !اگر تم ہمیشہ باوضورہ سکتے ہو تو ضرور اس کا اہتمام کرو کیونکہ باوضو آدمی کی روح قبض کی جاتی ہے تو اس کو شہادت کا درجہ دیا جاتا ہے (شعب الایمان) بعضے عارفین فرماتے ہیں جو شخص باوضو رہنے کی عادت بنالیتا ہے اللہ تعالی اس کو سات نعمتوں سے نوازتا ہے،خود فرشتے ایسے شخص کے ساتھ رہنے کو چاہتے ہیں، نئے وضو کی نوبت پیش آنے تک اس کے لئے ثواب لکھا جاتا ہے،اس کے تمام اعضا اللہ تعالی کی پاکی بیان کرنے میں لگے رہتے ہیں، تکبیر اولی فوت نہیں ہوپاتی، باوضو سونے کی صورت میں جن وانس کی شرارت سے فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں،موت کی سختیاں آسان ہوجاتی ہے اور سب سے بڑی بات جس کی اس وقت بہت زیادہ ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ایسا شخص اللہ تعالی کے حفظ وامان میں رہتا ہے (الجواہر اللؤلؤیہ:۷۳۴) بلکہ احادیث مبارکہ میں وضو پر وضو کرنے کی رغبت وارد ہے، ارشاد ہے من توضا علی طھر کتب لہ عشر حسنات (ابوداؤد،رقم الحدیث:۶۲،ترمذی:رقم الحدیث ۵۹) یعنی جو شخص وضو ہونے کے باوجود وضو کرے تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہے البتہ شراح حدیث نے دیگر امور کو سامنے رکھ کر اس عمل کے متعلق یہ شرط لگائی ہے کہ پہلے وضو سے کوئی عبادتِ مقصودہ ادا کر چکا ہو مثلا: نماز، تلاوت وغیرہ،

لہذا اس بیماری والے ماحول میں جو طبی ہدایت دی جاتی ہے کہ تھوڑے تھوڑے وقفے سے اپنے ہاتھ دھونے کا خیال کیا جائے تو ناقص رائے یہ ہے کیا ہی اچھا ہوگا کہ آدمی باوضو بھی رہے اور مذکورہ شرط کے ساتھ وضو پر وضو کا بھی اہتمام کرے کیوں کہ وضو کرنے کے سبب ہاتھ منہ وغیرہ سارے اعضائے ظاہرہ دھل جائیں گے اور یہی طبی ہدایت کا مقصود ہے اس طرح ہمارا یہ عمل ’’ہم ثواب وہم خرما‘‘ کا مصداق بن جائے گا

✵ مسواک:

مسواک وہ عظیم عمل ہے جسے سارے انبیاء علیہم السلام نے کیا ہے،مسواک کے ستر سے زیادہ فائدے بتائے گئے، علامہ شامیؒ نے یہ لکھا ہے کہ اس کے تیس سے زیادہ فائدے ہیں جس کا معمولی فائدہ یہ ہے کہ اس عمل سے تکلیف دہ چیزیں مسواک کرنے والے سے دور کردی جاتی ہیں اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ بوقت وفات یہ عمل کلمۂ شہادت یاد دلاتا ہے، آدمی کو حسن خاتمہ کی دولت نصیب ہوتی ہے، حضرت علامہ شامیؒ نے ان فوائد میں سے بعض کی مختلف کتابوں کے حوالہ سے تعیین فرمائی ہے جن میں یہ بھی ہے: معدہ مضبوط ہوتا ہے، بلغم کٹتا ہے اور منہ کی مکمل صفائی ہوتی ہے (شامی:۱/ ۲۱۱) اور اِس وقت کی بیماری (corona virus) میں اطباء کا یہ کہنا ہے کہ یہ جراثیم سب سے پہلے گلے میں آکر چند دن رکتے ہیں تو ظاہری بات ہے کہ بار بار مسواک کی برکت سے اللہ تعالی اس تکلیف دہ چیز کو بھی ختم فرمادیں گے

یاد رہے کہ مسواک کرنے میں طاقت کے مطابق مبالغہ کیا جائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسواک کرنے کے طریقے میں وارد ہے کہ اس طرح منہ کے آخری حصہ تک مسواک کی لکڑی کو پہونچاتے کہ ’’عاعا‘‘ کی آواز آنے لگتی ایسا لگتا کہ قے فرمارہے ہیں (نسائی شریف:۱/ ۳) نیز اس کا

خیال رہے کہ علامہ ابن ہمامؒ نے فرمایا ہے کہ مسواک تین بار کی جائے ہر بار اس کو پانی سے دھویا جائے اور مسواک نرم ہونی چاہئے (مسائل وضو :۸۲)

✵ انفرادی دعا کا اہتمام:

دن میں کئی مرتبہ انفرادی دعا کا اہتمام کرنا چاہئے، آپ ﷺ پر جب جادو ہوا تھا جس کی وجہ سے آپ ﷺ بے حد پریشان تھے تو آپ ﷺ نے لگاتار کئی مرتبہ دعا فرمائی جس کو راوی نے بار بار دعا کرنے سے تعبیر کیا ہے حدیث میں ہے "**لکنہ دعا فدعا**" (بخاری :۲/۸۵۷) اور کیوں نہ ہو؟ کہ تقدیر میں ہمارے لیے اگر کوئی ناگوار فیصلہ ہوا ہو اس کو دعا کے سوا کوئی چیز ختم کر نہیں سکتی **عن ثوبان** رضی اللہ عنہ **قال قال رسول اللہ** ﷺ: **لا یرد القدر الا الدعاء و لا یزید فی العمر الا البر، و ان الرجل لیحرم الرزق بالذنب یذنبہ** (رواہ ابن حبان فی الصحیح، الترغیب والترھیب :۲/۴۸۱) حضرت عائشہؓ کی روایت میں ہے کہ دعا ہر طرح کی مصیبت کے لئے مفید ہے چاہے وہ بلاء اور مصیبت اتر چکی ہو یا نہ اتری ہو کیوں کہ یہ دعا اس مصیبت کے ساتھ ٹکراتی ہے اور قیامت تک اس مصیبت کو دعا کرنے والے سے دور کرنے کے لیے لڑتی رہتی ہے "گویا قیامت تک بلاء کو روکے رکھے گی اترنے نہ دے گی" (الترغیب والترھیب :۲/۴۸۱)

فائدہ: البتہ دعا کرتے ہوئے چند باتوں کا خیال رکھا جائے: دعا کے شروع میں بسم اللہ اور آخر میں آمین کا اہتمام ہو، دعا کے شروع میں اللہ تعالی کی تعریف کے کلمات اور درود پاک پڑھنا چاہئے، اپنے قصور کا اعتراف کرنے کے ساتھ ساتھ بطور خاص حقوق العباد کے سلسلہ کی اپنی کوتاہیوں کے بارے میں یہ ضرور عرض کرے کہ اے اللہ! بندوں کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرما! کیوں کہ آدمی جب تک بندہ کے حقوق کو ادا نہیں کرتا وہاں تک گنہ گار بنا رہتا ہے اور دعائیں مقبول نہیں بنتیں، اسی طرح دعا کرتے ہوئے آہ وزاری کی کیفیت بتکلف ہی سہی بنانی چاہئے اور یہ اس وقت ہوگا جب کہ اللہ تعالی کی عظیم قدرت اور اپنے بے شمار گناہوں کو دعا کرتے ہوئے دھیان میں رکھا جائے، اللہ پاک سب کو ڈھنگ کے ساتھ دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(۳) ہدایات

(کل دس امور قابل توجہ ہیں)

✵ حسن ظن:

آدمی اللہ تعالی کے ساتھ جیسا گمان کرتا ہے اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جاتا ہے اچھا گمان رکھتا ہے تو اچھا سلوک کیا جاتا ہے بصورت دیگر برے احوال سے گزرتا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے **عن ابی ھریرۃ** رضی اللہ عنہ **انا عند ظن عبدی بی و انا معہ اذا دعانی** (ترمذی :۱/۶۴) اس لئے تمام گناہوں سے پکی معافی مانگنے کے ساتھ اللہ تعالی کے متعلق یہ گمان رکھے کہ جب دنیا کا معمولی انسان کا حال یہ ہے کہ جو اس کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے تو وہ بھی اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے تو ان گنت ماؤں سے زیادہ شفقت اور مہربانی کرنے والا پروردگار بطریق اولی ہمارے ساتھ اچھا برتاؤ فرمائیں گے اور ہمیں ہر طرح کی خیر عافیت وسلامتی سے نوازیں گے، ہمارے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے تو کم از کم کلمۂ طیبہ جو کلمۂ حسنیٰ ہے یعنی لا الہ الا اللہ وہ تو موجود ہے بس اسی کی برکت سے اللہ ہمیں با سلامت رکھے گا چنانچہ ایران کی ایک سو نو سالہ معمر خاتون جو اس بیماری (corona) میں مبتلا تھی اور بہت جلد شفایاب ہوئی جب اس سے نسخۂ شفا دریافت کیا گیا تو اس نے دو نسخے بتلائے جس میں نمبر اول پر اسی نسخہ کو بتلایا کہ اللہ تعالی کے ساتھ میں نے اچھا گمان رکھا بس اسی کی برکت سے میں جلد از جلد تندرست ہوگئی

سبھی حضرات کو چاہئے کہ ایسے خوف وخطرہ والے ماحول میں اللہ کی عظیم قدرت اور اس کے احسان وکرم کے انوکھے انداز کے پیش نظر دل ودماغ میں یہی بات بٹھانی چاہئے کہ انہوں نے آج تک ہمارے ساتھ فضل وکرم کا معاملہ فرمایا ہے تو آئیندہ بھی ہمارے ساتھ اچھا ہی سلوک فرمائیں گے اور ہر طرح کے برے احوال سے حفاظت فرمائیں گے

✵ شہد:

یہ ایک ایسی غذا ہے جس میں نقصان اور مضرت کا کوئی خطرہ نہیں کیوں کہ قرآن مجید نے شہد کو نسخہ شفا ہونا بتلایا ہے اور حدیث پاک میں جن تین چیزوں کو بطور پر علاج بتایا گیا ان میں سے ایک شہد ہے وہ تین چیزیں یہ ہیں: پچھنا لگانا، شہد پینا، آگ کے ذریعہ داغ لگانا (بخاری شریف: ۲/ ۸۴۸) اور ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص ہر مہینے میں تین دن شہد کو چاٹ لے (نہار منہ) اسے کوئی بھی بڑی تکلیف نہیں پہونچے گی (سنن ابن ماجہ: کتاب الطب ص: ۲۴۶) اطباء نے شہد کے بہت سے فائدہ بتلائے ہیں مثلا: بلغم دور ہونا، معدہ صاف ہونا، دماغ کو قوت پہونچانا، رطوبات دور کرنا، آنکھوں کی تیزی بڑھنا، مثانہ، تلی جگر کا مضبوط بننا وغیرہ وغیرہ اس لئے ''آم کے آم گٹھلی کے دام'' کے مطابق اس نفع بخش غذا کو خوب استعمال کرنا چاہئے،

حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ کا ایک دلچسپ عمل ان کے خادم حضرت نافعؒ یوں نقل کرتے ہیں کہ آپؓ جب بھی بیمار ہوتے یا آپؓ کو کوئی زخم ہوتا تو فوری طور پر شہد کو بطور علاج استعمال کرتے حتی کہ پھنسی نکلتی تو اس پر شہد کا لیپ لگاتے تھے ہم نے ایک روز تعجب سے پوچھا کہ آپ پھنسی پر شہد لگاتے ہیں؟ تو فرمایا کہ کیا اللہ تعالی نے یہ نہیں فرمایا کہ اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پسندیدہ غذاؤں سے علاج :۶۵) مذکورہ کتاب کے صفحہ ۶۷ پر شہد کو وبائی امراض میں بے حد نافع ہونا بتلایا ہے اور یہ لکھا ہے کہ اگر ناشتے میں دودھ لسی یا پانی میں کچھ شہد ملا کر وبائی ایام میں استعمال کیا جائے تو بفضلہٖ تعالیٰ وبا کا خطرہ ٹل جاتا ہے

✵ گرم پانی یا کالی چائے کا استعمال:

اس بیماری کے جراثیم کے متعلق اطباء کا متفقہ تجزیہ ہے کہ حرارت وگرمی کے سبب یہ جراثیم بہت جلد ختم ہوجاتے ہیں اس لئے گرم پانی کی تلقین کی جاتی ہے ادھر اطبائے یونان میں سے حکیم اجملؒ صاحب نے حالیہ اس مرض شدید میں پائے جانے والی علامات بیان کرتے ہوئے کالی چائے استعمال کرنے کو مفید بتایا ہے اور ویسے بھی تجربہ کار لوگوں کا کہنا ہے کہ کالی چائے کا استعمال بے شمار بیماریوں سے چھٹکارا دلاتی ہے لہذا وقتاً فوقتاً گرم پانی یا کالی چائے کو حسب سہولت استعمال کرتے رہیں

✵ احتیاط و پرہیز:

اطباء یہ کہتے ہیں کہ پرہیز تمام دواؤں میں بمنزلۂ سردار ہے ''**الحمیة راس کل دواء**'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پرہیز ثابت ہے، حضرت علیؓ کو آشوبِ چشم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں کھجور کھانے سے منع فرمایا (سنن ابن ماجہ ص: ۲۴۶)، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھجور کھاتے تو ساتھ میں ککڑی بھی ملا لیتے تھے تاکہ کھجور کی گرمی ساتھ ککڑی کے سرد مزاج کے سبب توازن قائم ہوجائے (سنن ابن ماجہ ص: ۲۳۸)، یہی بات تربوز اور تازہ کھجور استعمال کرنے میں ملحوظ رہتی تھی (سنن ابن ماجہ ص: ۲۳۸) اس لئے دونوں کو کھانے کے وقت ساتھ میں استعمال کرتے تھے جس کا مطلب یہ نکلا کہ صرف گرم غذا یا صرف سرد چیز پر اکتفا کرنے سے احتیاط فرمایا،

اس وقت اس وبائی مرض میں بھی حضرات اطباء میل جول اور اختلاط وغیرہ کو نہایت خطرناک اور نقصان دہ ہونا بتلاتے ہیں کہ کہیں ایک کی بیماری دوسرے میں منتقل نہ ہوجائے جس کو تعدیہ اور چھپ سے تعبیر کیا جاتا ہے تو اس بارے میں سارے لوگوں کو بہت ہی تاکید کے ساتھ عمل درآمد ہونا چاہئے بے شک بیماری یا کسی چیز کا نقصان دہ ہونا تو رب کائنات کے اشارے پر ہی موقوف ہے ''**وما تشاءون الا ان یشاء اللہ**'' مگر دنیا دار الاسباب ہے اس لئے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو بھی سبب کا درجہ دیا ہے اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے وچنانچہ ارشاد ہے **لا یوردن ممرض علی مصح** (بخاری: ۲/ ۸۵۹) یعنی بیمار اونٹ والا مالک اپنے اونٹوں کو تندرست اونٹ والے مالک کے قریب سے لے کر نہ گزرے، اس حدیث سے بیماری کی حالت میں اختلاط یعنی میل جول سے دور رہنے کی ہدایت ملتی ہے،

البتہ یہ بات یاد رہے کہ کوئی بھی بیماری کسی کو خود سے نہیں لگتی اور خود سے کسی کو نقصان نہیں پہونچاتی، وہ اللہ تعالی کے اشارے سے اور ان

کی مشیت ہی سے کسی کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتی ہے اسی لئے کہا گیا ''لا عدوی'' بیماریوں میں چیپ نہیں ہوتا یعنی از خود چیپ نہیں ہوتا، لہذا اختلاط سے دور رہنے میں ایسا طریقہ ہرگز اپنانا نہ چاہئے کہ دیکھنے والا یوں محسوس کرے کہ یہ پرہیز کرنے والا تو اس ملنے ہی کو بیماری میں اثر انداز ہونا سمجھ رہا ہے دونوں باتوں میں بڑا فرق ہے بیماری کے لئے سبب بننا الگ چیز ہے اور بیماری کے لئے مؤثر سمجھنا اور بات ہے

✵ اوقات کو نیک اعمال سے آراستہ کرنے کی فکر

وبائی مرض ہو یا مطلق بیماری ہو بسا اوقات آدمی کو اپنے گھر ہی میں رکنا پڑتا ہے اور خواہی نخواہی اسے ایک لمبی فرصت ملتی ہے تو ان فرصت کے اوقات کو غنیمت سمجھتے ہوئے ایسے نیکی کے کاموں میں اسے استعمال کرنا چاہئے جو نیکیاں عام حالات میں آدمی کر نہیں پاتا مثلاً (الف) اپنے گھر کو عبادات سے آراستہ کرنا کبھی قضائے عمری کبھی صلواۃ الحاجہ تو کبھی قرآن مجید کی تلاوت وغیرہ میں اپنے آپ کو مشغول رکھے اس کے لئے ایک نظام الاوقات بنالے تو زیادہ مناسب ہے کہ فلاں وقت میں میں فلاں عبادت کروں گا، ایسا کرنے سے گھروں کا حق ادا کرنا اور اسے قبرستان کی طرح بنجر بنانے سے دور رکھنا ثابت ہوگا، جس کی آپ ﷺ نے تمام ایمان والوں کو ہدایت دی ہے ارشاد ہے **عن ابن عمر** رضی اللہ عنہ **قال قال رسول اللہ** ﷺ **اجعلو فی بیوتکم من صلواتکم و لا تتخذوھا قبورا** گھروں میں اپنی نمازوں کا کچھ حصہ مقرر کرلو اور اس کو قبرستان نہ بناؤ (بخاری شریف ج:۱ ص:۱۵۸) (ب) گھریلو کاموں میں ہاتھ بٹایا جائے آپ ﷺ جب مکان میں تشریف لاتے تو گھریلو کاموں میں اہلِ خانہ کا تعاون فرماتے تھے چنانچہ حضرت اماں عائشہ ؓ سے دریافت کیا گیا کہ آپ جب اپنے گھر میں ہوتے تو کیا کرتے تھے؟ حضرت اماں عائشہ ؓ نے فرمایا گھر کے کام میں مدد فرماتے **کان فی مھنۃ اھلہ** (بخاری شریف: رقم الحدیث:۶۷۶ ۲) جبکہ ایک روایت میں ہے کپڑے میں پیوند لگادیتے، بکری کا دودھ نکالتے عام طور پر مرد اپنے گھر میں جو کام انجام دیتے ہیں اسے انجام دیتے تھے **کان یرقع ثوبہ ویحلب الشاۃ ویعمل مایعمل الرجال فی بیتہ** (مسند احمد: ۷ ۲۹۴)

(ج) گھر میں اولاد کی زیادہ سے زیادہ تربیت کی فکر میں لگا رہنا، دوسرے ایام میں تو اس کام کی فرصت ملتی نہیں ہے کیوں کہ اس وقت حال یہ ہوتا ہے کہ اولاد گھر پر ہو تو خود آدمی گھر سے باہر معیشت کے لئے نکلا ہوتا ہے اور کبھی اس کے برعکس ہوتا ہے، اس لئے گھر میں رہتے ہوئے ایک عمل یہ انجام دینا چاہئے، آپ ﷺ گھر میں اولاد کی تربیت پر بھی توجہ فرماتے تھے ایک مرتبہ حضرت عمر ابن ابی سلمہ ؓ جو سوتیلے بیٹے تھے انہیں اپنے ساتھ کھانے کے لئے بٹھایا تو آپ ﷺ نے عمر کو دیکھا کہ وہ طشتری میں ادھر سے ادھر اپنا ہاتھ گھمار ہے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اے بیٹے! اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کرو، سیدھے ہاتھ سے کھاؤ، اور سامنے سے کھاؤ (صحیح بخاری: ۸۱۰) البتہ اولاد کی نفسیات کو خوب مدنظر رکھنا چاہئے اور اس کی روشنی میں مناسب موقع پر ضروری نصیحتوں سے نوازیں، دین کی بنیادی معلومات سے ہماری اولاد واقف ہیں یا نہیں اس کا جائزہ لے کر اس بارے میں خوب توجہ دینی چاہئے، ہماری اولاد جب تربیت سے خالی ہوتی ہیں اور بڑے ہو کر عوام کے سامنے جب ان کی بے ڈھنگی حرکتیں سامنے آتی ہیں تو ان کی ذلت کے ساتھ ساتھ ماں باپ کی بھی بدنامی ہوتی ہے کہ ان کے والدین نے ان کی کوئی تربیت ہی نہیں کی؟

✵ مذاق اور ٹھٹھے سے دوری:

دنیا میں انسان کو عبادت کی ذمہ داری کے ساتھ بھیجا ہے اور یہ بھی طے شدہ ہے کہ آدمی سے از راہ بشریت ذمہ داری ادا کرنے میں قصور اور کوتاہیاں ہوا کرتی ہے اور یہ طے شدہ بات ہے غلام اور بندہ ذمہ داری نہ نبھائے یا ذمہ داری نبھانے میں کوتاہی کرنے والا ہو تو اس کو ہمیشہ اپنے آقا کے عتاب اور غصہ کی پڑی ہوتی ہے وہ قہقہے مارتا ہوا نظر نہیں آتا وہ ہمیشہ فکر و احساس میں رہتا ہے کہ نہ معلوم میرے آقا میرے ساتھ کیا معاملہ فرمائیں گے غالباً یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ ہمیشہ غم زدہ رہتے تھے، لمبی سوچ اور فکر میں ایسے نظر آتے کہ آرام کا کوئی نشان نظر نہ آتا تھا، ''**کان رسول اللہ متواصل الاحزان دائم الفکرۃ لیست لہ راحۃ**'' (شمائل ترمذی: ۱۴) آپ ﷺ نے زندگی میں کبھی بھی قہقہہ نہیں لگایا جبکہ آپ پورے نوع انسانی میں اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ عبادت کرنے والے بندے تھے،

میرے بھائیو! ہم تو ازسرتا قدم گناہوں میں ملوث ہیں، دن کی ابتدا انتہاء گناہوں سے بھری نظر آتی ہے، زندگی کا کوئی لمحہ کامیاب عبادت سے آراستہ نظر نہیں آتا تو پھر کس منہ سے ہمارے لیے اجازت ہے کہ ہم قہقہیں لگائیں یا ایک دوسرے کا مذاق کریں اور وہ بھی ایسے حالات میں جبکہ اللہ تعالی غضب ناک ہیں کہ سارا عالم اس وقت خوف زدہ اپنے گھروں میں بند موجود ہیں اللہ تعالی نے سچ فرمایا ہے کہ اس کے جیسا کوئی باندھ نہیں سکتا اور اس کے جیسا کوئی سزا نہیں دے سکتا، ''لا یعذب عذابہ احد و لا یوثق وثاقہ احد (سورۃ الفجر)

میرے دینی بھائیو! اس قہر الہی کے زمانے میں موبائلوں کے ذریعہ عذاب الہی کی اس صورت (corona virus) کے متعلق مختلف ہنسانے والے تبصرے کرنا، ایک دوسرے کو پہونچا کر دوسروں کو بھی یادِ الٰہی سے غفلت میں ڈالنے کا سبب بننا، یہ بہت بڑے بڑے گناہ ہیں، ایسا انسان مردہ دل، کبر وغرور سے بھرا ہوا، اور قدرت الہی کو معمولی سمجھنے والا بنتا ہے اور ایسوں کے متعلق جو وعیدیں ہیں اس سے ہمارا دینی خزانہ بھرا ہوا ہے لہذا آپ سبھی حضرات سے درخواست ہے کہ مذاق اور ٹھٹھے سے اپنے آپ کو بہت دور رکھو، ایسے موقع پے تو رو رو کر اللہ تعالی کو منانے اور خوش کرنے کی کوشش میں لگنا چاہئے، رونا نہ آئے تو رونے کی شکل بنائی جائے۔

✵ عبرت گیری:

احادیث میں ہے جو شخص واقعات او حوادثِ زمانہ سے عبرتیں لیتا ہے اور اپنے آپ کو اس سے مطابق عمل پر ڈالتا ہے وہ سعادت مند انسان ہوتا ہے ''السعید من وعظ بغیرہ'' (ابن عساکر، معجم الشیوخ) قرآن مجید میں فانظر کیف کان عاقبۃ المجرمین، اولم یسیروا فی الارض فینظروا جیسی آیات میں عبرت گیری اور سبق آموزی کی جانب ہم سب کو ابھارا گیا ہے، اس لئے ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اس بات کو سوچیں اور اس بات پر غور کریں کہ عالمی سطح پر رحمن ورحیم نے اتنا بڑا عذاب کیوں مسلط فرمایا ہے؟ بندۂ ناچیز کی ادنی سمجھ کے مطابق دو وجہیں نظر آتی ہے: (۱) بے رحمی (۲) بے دینی اور بے حسی،

اللہ تعالی نے انسان کو یہ کہا کہ زمین والوں پہ رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا اور یہاں حال یہ ہے کہ انسان تو انسان جانور بھی ہر کسی کے ظلم کے نشانے پر ہر گھڑی لگا ہوا ہے، چنانچہ سڑک پر گاڑی چلاتے ہوئے جانوروں کے بچوں کو بلا وجہ پہیے کے نیچے کچل دیا جاتا ہے اور جوں تک نہیں رینگتی، یہ بھی دیکھا گیا کہ ایکسڈنٹ کے سبب روڈ پر تڑپتے اور سسکتے ہوئے انسان کی جانب گذرنے والی دسیوں گاڑیوں میں سے بمشکل ایک آدھ آدمی اس کی مدد کے لئے پہونچتا ہے وغیرہ وغیرہ، علی ھذا ہمارے گردو پیش کے سینکڑوں ناگوار احوال وواقعات ہیں جن سب کا خلاصہ یہی بے رحمی ہے مثلا: بوڑھاپے میں ماں باپ پر ظلم کرنے کے واقعات کس پر مخفی ہے اور ان کے مرنے کے بعد ان کے ترکہ سے بہنوں کو محروم کردینا ایک عام رواج بنا ہوا ہے وغیرہ وغیرہ اللہ پاک ہم سب کو صراط مستقیم نصیب فرمائے (آمین) اور بے دینی کا یہ حال ہے کہ دوسرے اعمال تو درکنار، شعائر کے ساتھ بھی ایسی بے رخی ہے کہ الامان والحفیظ! سال گزر جاتا ہے مگر قرآن مجید کا ایک پارہ پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی، نماز جو ایمان والوں کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہے اس بارے میں غفلت کا یہ حال ہے کہ اولاً تو نماز ہی نہیں پڑھتے اور اگر کبھی آجاتے ہیں تو رواجی طور پر نماز کے لئے آنا ہوا کرتا ہے، فریضہ سمجھ کر نہیں آتے، وہ اس طرح کہ آدمی یہ سوچتا ہے کہ میرا دوست یا میرا پڑوسی یا فلاں شخص نماز کے لئے جارہا ہے اس لئے مجھے جانا پڑے گا وغیرہ وغیرہ، اسی طرح مسجد جو رحمت اترنے کی جگہ ہے جہاں سے آدمی کو فرشتہ کی زبان سے رحمت ومغفرت کی یقینی دعاؤں کا تحفہ دیا جاتا ہے وہاں بھی اتفاقی حاضری ہوتی ہے مثلا: خوشیوں کے موقع سے آدمی حاضر ہوتا ہوا نظر آتا ہے، نکاح کی مجلس یا جمعہ، عیدین کے لئے پہونچ جاتا ہے یہ تو عام لوگوں کا حال ہے

اور خواص بھی اپنے سطح پر اس جیسی بڑی کوتاہیوں میں مبتلا ہیں، ماتحتوں کی متعلقین کی اغلاط اور منکرات پر رد وانکار مفقود وغائب نظر آتا ہے، کمزور وناتواں کو تو اس سلسلہ میں کبھی کہہ گذرتے ہیں لیکن حیثیت والوں کو کہنے میں پس وپیش ہوتا ہے اور اس پر مصلحتوں کو چادریں ڈالی دی جاتی ہیں، اسی طرح آپسی اتفاق واتحاد کا جنازہ نکل گیا، سارے عالم کی اس طرح ابتر حالات کے لئے راتوں کو اٹھ کر اپنی سگی اولاد کے مانند تڑپ

تڑپ رونا اللہ کو منانا اوران کی فہمائش کے لئے اپنے آپ کو کھپانا جو لعلک باخع نفسک ان لا یکو نوا مو منین، و الخفض جناحک لمن اتبعک من المو مین و لا یصدنک عنھا من لا یو من بھا و اتبع ھو اہ فتر دی جیسی آیات کا مقتضی ہے وہ خال خال ہزاروں میں ایک دو جگہوں پر نظر آتا ہے، اپنا فریضہ منصبی اور ذمہ داری کو چھوڑ کر غیر ضروری چیزوں میں ابتلائے عام نظر آتا ہے وغیرہ وغیرہ ،اللہ تعالی لکھنے والے کو بھی اورسبھی پڑھنے والے کو دل وجان سے اپنا اپنا محاسبہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو سدھارنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

بہرحال بندہ سبھی حضرات کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہے کہ شرائط توبہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اوراپنے چھوٹے بڑے گناہوں کا بار بار دھیان کرتے ہوئے طلب عفو کی جو بھی شکلیں ہیں وہ سب اختیار کریں اور کسی قسم کے زعم اور خوش فہمی میں مبتلا ہوئے بغیر اپنے آپ کو ان کا سچا بندہ بنانے کی فکر میں لگ جائیں ،عبدیت کے ہر طریقے کو اختیار کریں ، یہ جملہ ہمیشہ یا د رکھیں کہ انہیں (اللہ کو) ہماری کوئی ضرورت نہیں مگر ہمیں ہمیشہ ان کی ضرورت ہے یہی اللہ کی صفتِ صمد کا خلاصہ ہے

✵ تاجروں کا لوگوں کی ضروریات زندگی بے حد قیمت لگا کر بیچنا یا قیمت بڑھانے کی غرض سے روکے رکھنا:

تاجروں کا یہ طریقہ خالق اور مخلوق دونوں کی نگاہ میں نہایت مذموم ہے کیوں کہ اللہ کی مخلوق اس کی وجہ سے بہت زیادہ مشقت میں مبتلا ہوجاتی ہے ایسا کرنے کے سبب بسا اوقات زندگی سے ہاتھ دھونے کی بھی نوبت پیش آتی ہے، دریں صورت ان کی زبان سے نکلی ہوئی آہیں ایسے ظالموں کی ہلاکت وبربادی کے لیے کافی ہوتی ہے اور ویسے بھی احادیث میں احتکار یعنی ضروری چیزوں کو نہایت مہنگی ہونے تک اسٹوک کر کے رکھنا اس کے لئے بڑی وعیدیں آئی ہیں، ایک حدیث میں ہے کہ ایسا کرنے والا بڑا گنہ گار ہے (مسلم :۲/ ۳۱)اور ایک حدیث میں ہے ایسا کرنے والا ملعون ہے(ابن ماجہ:۱/ ۱۵۶) جبکہ کچھ روایت میں ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ اور رسول سے لاتعلقی کا اعلان ہے(مسند احمد: رقم الحدیث: ۴۸۸۰)اور کچھ روایتوں میں یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالی ایسوں کو کوڑھ کی خطرناک بیماری میں نیز غربت وافلاس میں مبتلا فرماتے ہیں (ابن ماجہ،مسند احمد)لہذا سبھی تاجر حضرات سے بندے کی عاجزانہ درخواست ہے کہ عام حالات میں جن قیمتوں سے چیزوں کو فروخت کیا جاتا ہے انہیں قیمتوں کے ساتھ بیچنے کا خیال رکھیں، ہاں ایسے’’لاک ڈاؤن‘‘ والے ماحول میں کرایہ وغیرہ کے سبب قدرے بھاؤ میں اضافہ ہوجاتا ہے اس کو لینے کی گنجائش ہے

✵ حیثیت واستطاعت کے مطابق صحیح ڈھنگ سے ضرورت مندوں کی امداد:

سبھی حضرات جانتے ہیں ایسے ماحول میں مالدار لوگ بھی دو پیسوں کی چیزوں کے محتاج ہوجاتے ہیں ،ایک آدمی کے پاس بنگلہ، اچھی سواری سب کچھ ہے مگر ہوسکتا ہے گھر میں پانچ روپیے کا نمک نہیں ہوتا یا دس بیس روپیے کے آلو ٹماٹر نہیں ہوتے اور ادھر ساری دوکانیں بند پڑی ہیں، ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں آدمی کو کھانے پینے میں کتنی دشواری ہوگی اسی لئے تو قرآن مجید میں کہا گیا ہے کہ جو شخص ایک دوسرے کو برتنے کی ایسی چیز جس سے سامنے والے کو راحت ہو اور دینے والے کو کچھ بھی نقصان نہ پہونچے اس کو دینے سے منع کرنے کے سبب اس کے لئے ہلاکت وبربادی ہے ’’ویمنعون الماعون ‘‘(سورۂ ماعون)اسی طرح ہر روز کا کما کما کر کھانے والا مزدور طبقہ وہ بھی بے حد پریشان ہوجاتا ہے اس لئے ایسے لوگوں کو کھلانے پلانے کی خوب فکر کرنی چاہئے ،احادیث مبارکہ میں اِس کی بڑی فضیلتیں آئی ہیں، چنانچہ نبی ﷺ نے کھانا کھلانے کو اسلامی اعمال میں سب سے افضل عمل قرار دیا ہے اور ایسے شخص کو خیر الناس بتلایا ہے **خیار کم من اطعم الطعام**(**الترغیب والترھیب**) بلکہ جنت میں پہونچانے والا عمل بتایا ہے **قال رجل علمنی عملا یدخلنی الجنۃ قال اطعم الطعام**(مسند بزاز)

مبارک بادی کے قابل ہے وہ لوگ جو اس طرح کے موقع پر کسی کے کہنے کے منتظر نہیں رہتے اور کھانے پینے کی ضروری چیزوں کا توشہ تیار کر کر کے ضرورت مندوں کے گھروں پر ہر طرح کی مشقتیں اور صعوبتیں برداشت کر کر کے پہونچاتے ہیں ان جیسے مواقع پر اس طرح کی خدمت کرنے والے لوگ ان احادیث کے سچے مصداق اور عمل کرنے والے نظر آتے ہیں جن احادیث کا مطلب یہ بنتا ہے کہ کسی ضرورت مند کو کھلانا یہ

اللہ کو کھلانا ہے اب ظاہر ہے کہ اللہ تعالی تو کھانے پینے سے پاک ہے مگر اللہ کی مخلوق جو اللہ کا کنبہ ہے ان کو کھلانا اللہ کو کھلانا ہے، اس لئے میں اپنے تمام ہی دردِ دل رکھنے والے سچے انسانوں سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ قانون کے دائرے میں رہ کر خود سے ایسوں کے گھر پہونچائے یا پہونچانے کی تدبیر بنائے، اگر سامنے والے کی زبان سے دعا نہ سنیں تو کوئی بات نہیں ان کی انتڑیاں توضرور دعائیں دے گی یا کہئے کہ سارے جگت کو بنانے والے رب کی نگاہ سے کوئی بھی عمل پوشیدہ نہیں ہے اللہ پاک ہم سب کو اس نیک کام کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے (آمین)

✵ حکومتی ہدایات کی تعمیل:

ہماری تندرستی، عافیت کے لئے ارباب حکومت اور انتظامیہ کی جانب سے ضروری قوانین اور دفعات مقرر کر کے نافذ کرتی ہے اس پر عمل کرنا اخلاقی بلکہ شرعی طور پر بہت ضروری ہے کیوں کہ ایسے وقت میں یہ سب ہدایات ہماری اور ہمارے اہل وعیال کی جان کی حفاظت کے لیے ہے اور قرآن مجید میں یہ بتایا گیا ہے ''لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ'' (اے لوگوں اپنے ذات کو ہلاکت کیی جگھوں میں نہ ڈالو) ہم نے اپنے اکابر کو قوانین کی سختی کے ساتھ پابندی کرتے دیکھا ہے حضرت تھانوی نوراللہ مرقدہ نے اپنے ایک خلیفہ سے اجازت وخلافت محض اس لئے چھین لی کہ ریل گاڑی سے سفر کرتے ہوئے پندرہ سالہ بچے کا ٹکٹ مکمل لینے کے بجائے آدھا لیا جو قانون کے خلاف تھا اس طرح کے واقعات بہت مشہور ہے، اس لئے ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ایسے قانون کی مخالفت بالکل نہ کریں اور ان کی بتائی ہوئی ہدایات پر خود بھی سختی سے عمل پیرا ہوں اور متعلقین کو بھی اس کا پابند بنائیں۔

بیماری میں مبتلا شخص چھٹکارے کے لیے یہ پڑھے

(کل تین دعائیں ہیں)

✵ رَبِّ أَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ

حضرت ایوب علیہ السلام کسی ایسی بڑی بیماری میں مبتلاء تھے کہ جس کے سبب صبر وتحمل کرتے کرتے بالآخر آپ نے دربار الہی میں بڑی لجاجت کے ساتھ ان کلمات کے ذریعہ دعا مانگی جبکہ اِس ابتلاء زمانے میں آپ کی اولاد اور آپ کی مال وجائیداد وغیرہ بھی ختم ہوگئی تو اللہ نے ان کلمات کی برکت سے بیماری بھی دور فرمادی اور جو چیزیں چلی گئی تھیں اسے بھی اللہ نے دوبارہ عطا فرمایا (سورۂ انبیاء: ۸۳، ۸۴) اس لئے مبتلا شخص کو چاہئے کہ یہ دعا بار بار پڑھتا رہے۔

✵ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ۝۱۱۵ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۝۱۱۶ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ۝۱۱۷ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۝۱۱۸

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جماعت جو دین کی محنت کے لئے جارہی تھی انہیں صبح وشام یہی آیات پڑھتے رہنے کا حکم دیا جس کی برکت سے صحیح سالم واپس بھی لوٹے اور خوب مال لے کر پہونچے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے ایک ایسے بیمار کے کان میں یہ آیات پڑھی جو کئی قسم کی سخت بیماری میں مبتلا تھا وہ اسی وقت اچھا ہوگیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالہ سے بتایا کہ آپ نے قسم کھا کر یوں فرمایا جو شخص پورے یقین کے ساتھ یہ آیاتیں پہاڑ پر بھی پڑھ لے تو پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے (مانگنا جالیتا جا: ۱۳۸)

✵ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

یہ بڑی جامع دعا ہے اس میں دونوں جہاں کی تمام بھلائی کا سوال ہے اور تمام برائیوں سے بچاؤ کی درخواست بھی اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملنے والے ہر شخص کو ہاتھ پکڑتے ہوئے یہ دعا پڑھتے تھے حضرت انسؓ دعا کی درخواست کرنے والے شخص کو انہیں کلمات سے دعا دیتے تھے ایک صحابی بیماری میں مرغی کے بچے کی طرح کمزور اور جاں بلب ہو چکے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا پڑھنے کو کہا تو اللہ نے انہیں شفا عطا فرمائی (مانگنا جا

لیتا جا:۱۳۵)

اللہ تعالی اپنے پاک محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بتائی ہوئی مذکورہ تمام باتوں پر عمل کرنے اور اس کی دونوں جہاں کی برکات سے مستفید ہونے کی ہم لوگوں کو توفیق عطا فرمائیں، (آمین) خود بھی عمل کریں اور دوسروں تک بھی اس کو پہونچانے کی فکر کریں، حدیث پاک میں ہے اگر ہماری رہبری سے کسی ایک کو صحیح راستہ مل جائے تو یہ سرخ اونٹوں یعنی زمانے کی قیمتی چیزوں سے زیادہ بہتر ہے "**لان یھدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من حمر النعم**" (بخاری شریف) رب کریم اپنی بارگاہ میں اس مختصر کاوش کو قبول فرما کر اس کو لکھنے والے اور پورے امت کے حق میں صدقۂ جاریہ بنائے (آمین یارب العالمین)

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم